46849 ـ بیس برس کی عمر تك پہنچنے کے باوجود ختنہ نہیں کرایا

سوال

میں بیس برس کا نوجوان ہوں بچپن میں میرا آپریشن ہوا جس کی وجہ سے میرا ختنہ نہ کرایا گیا، اس کے بعد میں ہاسپٹل گیا تو ڈاکٹر مجھے کہنے لگا کہ عضو تناسل والی جگہ پر ہی پیدائشی عیب ہے پہلے اس کا آپریشن کیا جائیگا اور پھر بعد میں ختنہ ہوگا، اب اسے بھی کئی برس گزر چکے ہیں اور میں نے ابتدائی آپریشن ابھی تك نہیں کرایا جس کی بنا پر میرا ختنہ بھی نہیں کیا گیا، اور اب صورت حال یہ ہے کہ میری عمر بیس برس ہو چکی ہے اور میں اسی حالت میں ہی زندگی بسر کر رہا ہوں، اور مسجد میں نماز بھی ادا کرتا ہوں، اس کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اکثر اہل علم کے ہاں مرد کا ختنہ کرنا واجب ہے، اور یہ فطرتی سنت بھی ہے، جیسا کہ حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" پانچ اشیاء فطرتی ہیں: ختنہ کرانا، اور زیرناف بال مونڈنا، اور مونچھیں کاٹنا، اور ناخن تراشنا، اور بغلوں کے بال اکھیڑنا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5441) صحیح مسلم حدیث نمبر(377)

اور بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کی عمر میں ختنہ کرایا "

صحیح بخاری حدیث نمبر(3107) صحیح مسلم حدیث نمبر(4368)

لیکن فقھاء نے صراحت کی ہے کہ اگر بڑی عمر کے شخص کو ختنہ کرانے کی بنا پر اپنی جان کا خطرہ ہو تو اس سے ختنہ ساقط ہو جائیگا.

ابن قدامہ رحمہ اللہ اپنی کتاب " المغنی " میں رقمطراز ہیں:

فصل: رہا ختنہ تو یہ مردوں کے لیے واجب ہے، اور عورتوں کے لیے ختنہ کرانا باعث عزت و تکریم ہے لیکن ان پر واجب نہیں، اکثر اہل علم کا قول یہی ہے.

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مرد کا (ختنہ کرنا) زیادہ شدید ہے، اس لیے کہ جب مرد کا ختنہ نہ کیا جائے تو عضو تناسل پر چمڑی لٹکی رہتی ہے، اور اس کے نیچے صفائی نہیں ہوتی، لیکن عورت کا معاملہ اتنا شدید نہیں بلکہ آسان ہے، ابو عبد اللہ کہتے ہیں: ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ مرد کے معاملہ میں سختی کرتے تھے، اور ان سے مروی ہے کہ ختنہ نہ کرانے والے شخص کا نہ تو حج ہے اور نہ ہی نماز.

اور حسن اس میں رخصت دیتے ہوئے کہتے ہیں: جب مرد اسلام قبول کر کے تو پھر کوئی پرواہ نہیں کہ وہ ختنہ نہ کرائے، اور ان کا کہنا ہے: سفید و سیاہ لوگ اسلام لائے لیکن ان میں سے کسی ایك کی تفتیش نہ کی گئی اور انہوں نے ختنہ نہ کرایا.

ختنہ کرانے کے وجوب کی دلیل یہ ہے کہ: ستر پوشی واجب اور فرض ہے، اور اگر ختنہ کرانا واجب اور فرض نہ ہوتا تو پھر ختنہ کرنے کی بنا پر مختون شخص کی شرمگاہ کو دیکھ کر اس حرمت کو پامال کرنا جائز نہ تھا اور اس لیے بھی کہ یہ مسلمانوں کا شعار اور ان کی علامت ہے، اس لیے یہ واجب ہے، تو یہ بھی ان کے باقی شعار کی طرح ایك شعار ہوا.

اگر کوئی بڑی عمر کا شخص اسلام قبول کرے اور اس کا ختنہ کرنے سے اس کی جان کو خطرہ محسوس ہو تو ختنہ اس سے ساقط ہو جائیگا، کیونکہ غسل اور وضوء وغیرہ بھی جان کو خوف ہونے کی شکل میں ساقط ہو جاتا ہے، تو اس کا ساقط ہونا زیادہ اولی ہے، اور اگر اسے اپنی جان کا امن ہو تو اسے ختنہ کرانا لازم ہے.

حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں:

میں نے ابو عبداللہ سے دریافت کیا کہ اگر ذمی شخص مسلمان ہو تو آپ کی رائے کیا ہے کہ آیا وہ ختنہ کرا کر پاك ہو گا یا نہیں ؟

تو ان کا جواب تھا:

اس کے لیے ایسا کرنا ضروری ہے.

میں نے کہا: اگر وہ بڑی عمر کا مرد یا بڑی عمر کی عورت ہو تو پھر؟

ان کا جواب تھا: مجھے تو یہی پسند ہے کہ وہ پاکی اختیار کرے، کیونکہ حدیث میں ہے " ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کی عمر میں ختنہ کرایا تھا " اور اللہ تعالی کا فرمان ہے:

تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت اور دین . الحج (78). انتہی.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (1 / 101).

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

" ختنہ کرانا فطرتی سنت میں شامل ہوتا ہے، اور یہ مرد و عورت دونوں کے لیے ہے، لیکن مردوں کے لیے ختنہ کرانا واجب ہے، اور عورتوں کے حق میں سنت اور باعث عزت و تکریم ہے " اھـ

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (5 / 113).

اور اب تو میڈیکل اور طب اتنی ترقی کر چکی ہے جس کی بنا پر ختنہ کرانا تو بالکل ہی مشکل نہیں رہا اور اس میں کوئی خطرہ تك نہیں رہا بلکہ یہ پرامن ہے، اس لیے آپ واجب کی ادائیگی کے لیے ختنہ جلدی کرائیں، اور پھر ایسا کرنے میں انبیاء علیہم السلام کی اقتداء و پیروی بھی ہے، اور فطرت کی حفاظت بھی، اور اس کے ساتھ ساتھ عبادت کے لیے احتیاط بھی.

واللہ اعلم .